ڈاکٹر محمد عارف شہزاد

احتیاط کیجیے نقصان سے بچ جایئے

انسانی زندگی کی گہما گہمی بھی عجیب اور لاتعداد مصروفیتوں کا مرقع اور مجموعہ ہے۔ کتنے ہی لوگ ہیں' جو حیات مستعار کی ان چند مہلتوں کی بدولت فوائد اٹھاتے اور نقصان سے بچے رہتے ہیں۔تو کتنے ہی افراد واحباب ایسے ہیں' جو بد احتیاطی کی وجہ سے فوائد سے محروم اور نقصانات کی لپیٹ میں آ جاتے ہیں۔

آپ نے لوگوں کو یہ کہتے ہوئے ضرور سنا ہوگا کہ بھائی جان' بزرگو! احتیاط کیجیے۔آپ کیوں اپنا نقصان کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔گویا یہ فقرہ بھی عام فقرات کی مانند ہر شعبہ ہائے زندگی میں کثرت سے بولا جاتا ہے۔اکثر اوقات اس فقرہ یا جملہ کو بولنے والے خود بے احتیاطی کی بدولت کسی کا نقصان کرتے ہوئے' جبکہ ذاتی مفادات سمیٹتے ہوئے بھی نظر آئیں گے۔گویا اُن کے نزدیک احتیاط ذاتی مفادات کے منافی اقدامات سے بچنا اور دوسروں کے فوائد و مفادات وثمرات کو ایسی بے احتیاطی سے سمیٹنا کہ مد مقابل حد درجہ تکالیف اور نقصانات کی وجہ سے لاتعداد پریشانیوں اور الجھنوں کا شکار ہی کیوں نہ ہو جائے۔

الغرض ہر معاملہ میں احتیاط کے پہلو کو ہمیشہ مدنظر رکھنا چاہیے۔انسان سب کچھ اپنے فائدے کے لیے ہی کرتا ہے۔بداحتیاطی توکل کے منافی اقدام ہے۔توکل علی اللہ یعنی اللہ پر بھروسہ کرنا اُس وقت تک مؤثر نہیں ہوتا' جب تک کہ ہم توکل کے تقاضے احتیاط کی صورت میں پورے نہیں کرتے' تب تک نقصان کا اندیشہ باقی ہے۔اللہ بچالے تو یہ اُس کا فضل واحسان ہے۔وگرنہ نقصان جیسے غم اور تکلیف کا اندیشہ لٹکتی ہوئی تلوار کی مانند ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ایک آدمی اپنی سواری پر ملنے آیا تو توکل علی اللہ اپنی سواری کو باہر کھلا چھوڑ آیا۔تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جاؤ اُسے باندھ کر آؤ۔پھر اللہ پر بھروسہ کرو۔

بے احتیاطی توکل علی اللہ کے منافی اقدام ہے۔فی زمانہ اپنی موٹر سائیکل' سائیکل' کار یا کوئی بھی سواری کو بغیر تالہ (Lock) لگائے محض اللہ پر بھروسہ کرتے ہوئے کھلا چھوڑ آئیں تو حضرات بتائیں کہ نقصان کا اندیشہ ہے یا نہیں۔اللہ اپنے فضل سے اُسے چوری ہونے سے بچالے تو اُس کا عظیم فضل ہے۔ورنہ اندیشہ ضرور موجود ہے۔

مدینہ منورہ میں ایک رات ایک گھر میں آگ لگ گئی۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر ہوئی تو آپ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا آگ تمھاری دشمن ہے' رات کو سوتے وقت اسے بجھا دو۔ (متفق علیہ)

قارئین کرام! بغور جائزہ لیجیے کہ اگر ہم رات کو اپنے اپنے ہیٹر چلتے چھوڑ کر سو جائیں تو آگ لگ جانے کی وجہ سے ایک بہت بڑے بلکہ نا قابل تلافی نقصان کا زبردست اندیشہ موجود ہے۔

◄ انسان سارا دن روٹی بوٹی کے چکر میں سرگرداں رہتا ہے۔ لیکن کھانا کھانے سے قبل بسم اللہ نہیں پڑھتا تو وہ کھانا بے برکت ہوتا ہے۔

تو گھر میں داخل ہوتے وقت بھی اللہ کو یاد کرنا چاہیے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہوتا ہے' داخل ہونے اور کھانے کے وقت اللہ کا ذکر کرتا ہے تو شیطان اپنے ساتھیوں سے کہتا ہے' تمھارے لیے نہ رات گزارنے کی جگہ ہے اور نہ رات کا کھانا اور جب گھر میں داخل ہوتا ہے لیکن داخل ہوتے وقت اور کھانا کھاتے وقت اللہ کا نام نہیں لیتا تو شیطان کہتا ہے تمھیں شب باشی کا ٹھکانہ اور کھانا دونوں مل گئے ہیں۔ (مسلم)

کھانا کھانے کے بعد بالخصوص رات کو سونے سے قبل ہاتھوں کو اچھی طرح دھولینا چاہیے۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو رات گزارے جبکہ اس کے ہاتھ میں چکنائی ہو جسے اس نے نہ دھویا ہو' اس کو کوئی تکلیف پہنچے تو وہ صرف اپنے نفس کو ہی ملامت کرے۔ (ترمذی' ابوداوَد' ابن ماجہ)

چکنائی والے ہاتھوں کو نہ دھونے کی وجہ سے سوتے وقت کوئی جانور خوشبو سونگھ کر اُس جگہ کو کاٹ کر نقصان پہنچا سکتا ہے۔ ہاتھوں کو نہ دھونا ایسے اندیشے کا سبب ہے جس میں تکلیف کا آنا لازم ہے۔ اللہ محفوظ رکھ لے تو اس کا فضل و کرم ہے۔ رات سوتے وقت بھی اپنا بستر اچھی طرح جھاڑ کر سونا چاہیے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم سے کوئی ایک اپنے بستر پر لیٹے تو وہ اپنے بستر کو اپنی چادر کے کونے سے جھاڑ لے۔ پس بے شک وہ نہیں جانتا کہ اُس کے پیچھے اس کے بستر پر کیا واقع ہوا ہے۔ (متفق علیہ)

ایک روایت ہے کہ وہ اپنے بستر کو اپنے کپڑے کے کونے سے تین مرتبہ جھاڑے۔ (مشکوۃ)

◄ بسا اوقات بستر میں کوئی زہریلا جانور بھی گھس کر اپنی جگہ بنا سکتا ہے جو نقصان کا سبب بن سکتا ہے' لہٰذا اس اندیشہ کو بھی ختم کر دینا چاہیے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم رات ایک بچھو کے ڈسنے سے میں تکلیف میں مبتلا ہو گیا ہوں۔ فرمایا اگر تم نے یہ دعا پڑھی ہوتی تو ایسا نہ ہوتا:

''اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ'' (مشکوۃ' مجمع الزوائد)

صبح وشام اس مسنون دعا کو پڑھنے والا تمام زہریلے اور مہلک جانوروں سے محفوظ رہے گا۔ اس دعا کو یاد نہ کرنے والا بے احتیاطی کا شکار کسی بھی نوع کے مہلک اور زہریلے جانور کے ڈسنے سے نقصان اُٹھا سکتا ہے۔ اللہ بچالے تو اس کا فضل وکرم ہے۔

اسلام سراسر بھلائی، اچھائی اور بہترین رہنمائی کا دین ہے۔ اسی اسلام کی روشن، درخشندہ تعلیمات حقیقی معنوں میں اپنے اندر ہر شعبہ ہائے زندگی کے لیے رہنما اصول رکھتی ہیں، جو انسانیت کی دنیاوی و اخروی نجات کا باعث ہے۔ اسلام کسی کو نقصان نہیں پہنچاتا اور نہ ہی نقصان پر مبنی تعلیم کی تلقین کرتا ہے۔ بلکہ محفوظ اور احتیاط والی زندگی کی تاکید وتلقین کرتا ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انصار میں ایک آدمی ابوحمید رضی اللہ عنہ دودھ کا ایک برتن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے اسے کیوں نہ ڈھانپا۔ اگرچہ عارضی طور پر اس پر لکڑی ہی رکھ دیتا۔ (متفق علیہ)

بھرے ہوئے کھلے برتن میں کسی جانور یا زہریلی چیز کے گرجانے کا اندیشہ رہتا ہے جو نقصان کا باعث ہے۔ اکثر وبیشتر اخبارات میں زہریلی چیز پینے کی وجہ سے پورا گھرانہ بے ہوش ہو گیا جیسی خبریں پڑھنے کو ملتی ہیں۔ تو یہ بے احتیاطی کی بدولت ہے، ورنہ احتیاط سے نقصان کا اندیشہ جاتا رہتا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ عزوجل رات کو اپنی مخلوق میں سے جس کو چاہتا ہے بھلا دیتا ہے اور دروازے بند کرو اور اس پر اللہ کا نام پڑھو۔ بے شک جب اللہ کا نام لے کر دروازہ بند کیا جائے تو شیطان اس کو نہیں کھولتا اور (بھرے) برتنوں کو ڈھانپ دیا کرو اور (خالی) برتنوں کو الٹا کر رکھا کرو اور مشکوں کے منہ بند کردیا کرو۔ (شرح السنہ۔ مشکوٰۃ)

ایک حدیث میں آتا ہے اپنے چراغ بھی بجھادو۔ (متفق علیہ)

برتنوں کو ڈھانپنے کے حوالے سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ برتنوں کو ڈھانپو اور مشکیزوں کا منہ بند کرو۔ بے شک سال میں ایک رات ایسی ہے جس میں ایک وباء اترتی ہے، وہ جس برتن پر سے گزرے، جس کو بند نہ کیا گیا ہو تو اس وباء سے کچھ اس میں داخل ہوجاتی ہے۔ (مشکوٰۃ۔ برتنوں کو ڈھانپنے کا بیان)

ایک حدیث میں ہے جب سورج غروب ہو تو تم اپنے مویشی اور اپنے بچوں کو نہ چھوڑو۔ حتیٰ کہ رات کی ابتدائی تاریکی ختم ہو جائے۔ گویا مغرب سے لے کر عشاء کے کچھ دیر بعد تک اپنے بچوں کو گھر سے نہیں نکالنا چاہیے۔ شیاطین یا جنات کے اثر کا اندیشہ ضرور ہے۔

حتیٰ کہ ایسی چھت پر بھی نہیں سونا چاہیے جس کی چاردیواری نہ ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایسے گھر کی چھت پر سوئے جس کا پردہ نہ ہو تو اس سے ذمہ جاتا رہا۔ (مشکوٰۃ)

یہ چیز بھی احتیاط سے تعلق رکھتی ہے۔ اگر سوتے ہوئے اچانک اُٹھ کر چلنا شروع کردے یا کسی بھی اچانک صورت حال میں اُٹھنا پڑ جائے تو چاردیواری نہ ہونے کے سبب چھت سے گرنے کا اندیشہ موجود ہے۔ مبادا کہ وہ شخص کہتا پھرے کہ میں نے اللہ پر بھروسہ کیا تو پھر بھی گر گیا۔ لہٰذا ایسی صورت میں بھی احتیاط ضروری ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اخلاقی تعلیمات کو بہت عام کیا ہے تاکہ انسان بچ جائے ہر اُس نقصان سے جو آئندہ پیش آسکتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تہمت والی جگہوں سے بچو۔ (حدیث)

اگر کوئی چور، زانی، شرابی وغیرہ سے میل جول بڑھا کر چلنا پھرنا شروع کرے گا، خواہ وہ ان جیسی کسی بیماری میں مبتلا نہ بھی ہو تو ان افعال قبیحہ میں نہ صرف مبتلا ہونے کا اندیشہ ہے، بلکہ بدنام ہونے کا اندیشہ بھی موجود ہے۔

اسی طرح زبان کی بداحتیاطیاں اپنی جگہ ہیں۔ اگر انسان زبان درازی جیسی علت میں ہو تو زبان انسان کو جہنم میں پہنچا دیتی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی زبان اور شرمگاہ کی حفاظت کی ضمانت تم دے دو، جنت کی ضمانت میں دیتا ہوں۔ لہٰذا احتیاط ہر جگہ ضروری ہے۔

بخاری شریف + تفسیر ابن کثیر
مکمل تخریج کے ساتھ
مترجم وشارح: مولانا محمد داؤد راز رحمة الله علیه
اردو زبان میں پہلی مرتبہ سی ڈی پر
☆ علیحدہ علیحدہ صفحات کے ساتھ ☆ پڑھنے میں نہایت آسان
طیبہ قرآن محل اینڈ کیسٹ سی ڈی سنٹر
مکہ سنٹر گلی نمبر 5، منشی محلہ امین پور بازار فیصل آباد۔ فون: 041-2629292